بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی ——— یوم سہ شنبہ

نیز ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہونی

جلد ۳۰	۳۔ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش	۱۶ محرم الحرام ۱۳۶۱ ہجری	۳ ماہ فروری ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۸

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج پتہ کے قولنج کی وجہ سے ضعف دل کا سخت دورہ ہوا۔ اور کئی گھنٹے تک حالت تشویشناک رہی دن بھر قے آتی رہی ابھی تک شکایت رفع نہیں ہوئی۔ اس وقت جبکہ رات کے نو بجے ہیں۔ حرارت بھی ہے۔ احباب صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۶ محرم ۱۳۶۱ ھ

علمائے ہند اور انبیاء کا طریق تبلیغ

بالفاظ اخبار "اہلحدیث" (۳۰ جنوری) رسالہ ترجمان القرآن کے مدیر سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی ایک خاص مقصد پر مسلمانوں کو توجہ دلا رہے ہیں . . . . . . مقصد یہ ہے۔ کہ امت مسلمہ انبیاء کرام کے طریق تبلیغ پر کمربستہ ہو جائے۔ اس تبلیغ سے اس کا مقصود یہ ہو۔ کہ دنیا میں مذہبی سیاسی اور اخلاقی حکومت سب خدا کی تعلیم کے مطابق ہو"۔

چونکہ اس مقصد سے کوئی شخص مسلمان کہلا کر انکار نہیں کر سکتا۔ اور خاص کر علما کہلانے والے منہ سے اس کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکتے۔ خواہ ان کا عمل اس کے سراسر خلاف ہی ہو۔ اس لئے جب "ترجمان" میں علمائے ہند کی روش کو اس کے خلاف قرار دیا گیا۔ اور خاص کر "جمعیۃ العلماء ہند" کو سب سے زیادہ مجرم ثابت کر کے لکھا گیا۔ کہ:۔

"ان حضرات نے مشکلات سے خوفزدہ ہو کر یہ خیال قائم کر لیا۔ کہ موجودہ حالات میں اصل اسلامی نصب العین کی طرف براہ راست پیش قدمی نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے انہوں نے اپنی کوششوں کا مقصود یہ ٹھہرایا۔ کہ "ہندوستان انگریزی اقتدار سے آزاد ہو جائے" مقصود بدل جانے سے لامحالہ راستہ بھی بدل گیا"۔

تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے جمعیۃ العلماء کو بری ٹھہرانے کے لئے یہ "واقعات" پیش کئے کہ:۔

"(۱) میں نے ایک دفعہ جمعیۃ العلماء کی سبجیکٹ کمیٹی میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ آئندہ سوراج کے زمانہ میں مسلمانوں کو اپنا علیحدہ نظام شرعی قائم کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے۔ دہلی میں بعض ممبروں کی مخالفت کی وجہ سے یہ ریزولیوشن پاس نہ ہو سکا . . . . انہوں نے کہا۔ غیر مسلم اس سے بدک جائیں گے"۔

(۲) جب لاہور میں مولینا ابو الکلام آزاد کے زیر صدارت جمعیۃ العلماء کا اجلاس ہوا۔ تو میں نے پھر یہ تجویز پیش کی . . . . یہ ریزولیوشن کافی اکثریت کی تائید سے پاس ہو کر اخبار الجمعیۃ وغیرہ میں شائع بھی ہو گیا"۔

(۳) "میں نے گاندھی جی کو خط لکھا۔ کہ سوراج کے زمانہ میں اگر مسلمان اپنا الگ نظام بنانا چاہیں۔ تو اس پر آپ کو کچھ اعتراض تو نہیں ہو گا۔ انہوں نے فوراً جواب دیا۔ کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ہر ایک قوم اپنا جداگانہ نظام بنا سکے گی"۔

ظاہر ہے۔ کہ یہ امور جنہیں مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ ثابت کرنے کے لئے "واقعات" قرار دیا ہے۔ کہ علماء انبیاء کرام کے طریق تبلیغ پر کمربستہ ہیں۔ اور اس تبلیغ سے ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ دنیا میں مذہبی سیاسی اور اخلاقی حکومت سب خدا کی تعلیم کے مطابق ہو۔ یہ قطعاً ان کے اس ادعا کی تائید نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے خلاف ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔

چنانچہ مولوی صاحب نے جمعیۃ علماء کا اس وقت تک کا سب سے بڑا کارنامہ جو پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ اس کے ایک اجلاس میں انہوں نے یہ قرار داد پیش کی تھی۔ کہ سوراج کے زمانہ میں مسلمانوں کو اپنا علیحدہ نظام شرعی قائم کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے لیکن خود علماء نے اس کی مخالفت کی۔ اتنی مخالفت کہ یہ پاس نہ ہو سکی۔

اب غور فرمایئے علماء کی وہ "جمعیۃ" جو اپنے جلسہ میں یہ خیال بھی اپنے دل میں نہیں لا سکتی۔ کہ سوراج کے زمانہ میں مسلمانوں کو اپنا نظام شریعت اسلامیہ کے مطابق مقرر کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے وہ سوراجیہ میں کامل اختیارات رکھنے والوں سے کوئی بات منوانے کی کب جرأت کر سکتی ہے اور اس کے کسی اجلاس میں اس قسم کی قرارداد کا پیش ہو کر ناکام رہنا علماء کی پیشانی سے یہ دھبہ کیونکر دور کر سکتا ہے۔ کہ وہ انبیاء کرام کے طریق تبلیغ پر کمربستہ نہیں ہیں۔

پھر کسی اور اجلاس میں اس قرار داد کا پاس ہو جانا بھی کچھ وقعت نہیں رکھ سکتا۔ اپنے گھر میں بیٹھ کر بعد وقت کوئی بات طے کر لینے سے یہ کیونکر ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ دوسرے اسے منظور بھی کر لیں گے۔ اور وہ بھی ایسی حالت میں جبکہ ساری طاقت اور سارا ملکی نظام ان کے قبضہ اقتدار میں ہو گا۔

تیسرا کارنامہ گاندھی جی کو اسی قرار داد کے مضمون کا خط لکھنا اور ان کا "فوراً جواب" دینا بتایا گیا ہے۔ مگر گاندھی جی نہ تو ہمیشہ کے لئے کسی قسم کی ذمہ واری اٹھا سکتے ہیں۔ اور نہ ان کی بات پتھر کی لکیر ہو سکتی ہے جسے کوئی بدل نہ سکے۔ حکومت کا نشہ تو الگ رہا۔ اب بھی کانگرس جب کوئی ایسی بات کرنا چاہیئے جس کی زد گاندھی جی پر پڑتی ہو۔ تو گاندھی جی پہلے ہی اس سے علیحدگی اختیار کر کے دور جا کھڑے ہوتے ہیں۔ ان حالات میں اگر انہوں نے جواب دے بھی دیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ ہر ایک قوم اپنا جداگانہ نظام بنا سکے گی۔ تو اس کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ جو کچھ کہنا تھا۔ کانگرس سے کہا جاتا۔ اور پھر دیکھا جاتا۔ کہ وہ کیا جواب دیتی ہے۔ مگر اس کی طرف رخ بھی نہ کیا گیا۔

پھر اس قرارداد میں صرف یہ درخواست کی گئی۔ کہ سوراج میں مسلمانوں کو اپنا علیحدہ نظام شرعی قائم کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے۔ یہ اگر منظور بھی ہو جائے۔ تو اس کے مطابق مسلمان زیادہ سے زیادہ اپنے اندرونی معاملات میں کام لے سکتے ہیں۔ اور وہ بھی اسی حد تک کہ کوئی بات ہندو دھرم کے خلاف نہ ہو۔ مثلاً مسلمانوں کے لئے اسلام نے گائے کا گوشت حلال قرار دیا ہے لیکن مسلمان اگر چاہیں۔ کہ اپنے علیحدہ شرعی نظام میں گائے کشی جاری رکھیں تو یقیناً اجازت نہ مل سکے گی۔ اور جب اندرونی معاملات کی یہ حالت ہو۔ تو یہ کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ کانگرسی ہندو مسلمانوں کو انبیاء کرام کے طریق تبلیغ پر کمربستہ

ہونے اور دنیا میں مذہبی سیاسی اور اخلاقی حکومت خدا کی تعلیم یعنی اسلام کے مطابق قائم کرنے کی اجازت دیں گے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب یا جمعیۃ العلمائے کے کوئی اور سرکردہ ممبر کانگرس سے ذرا اتنا تو پوچھیں۔ کہ کیا سوراجیہ میں مسلمانوں کو تبلیغ اسلام کی آزادی ہوگی۔ اور اس پر کوئی پابندی تو عائد نہ کی جائے گی۔ اور پھر دیکھیں کیا جواب ملتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب یا علماء میں سے کسی اور کو آج تک کانگرس سے یہ پوچھنے کی جرأت ہی نہیں ہوئی۔ اور نہ آئندہ ہوگی۔ حالانکہ اصل چیز یہی ہے۔ جس کے متعلق کانگرس سے صاف اور کھلے الفاظ میں فیصلہ ہونا چاہیئے۔ جماعت احمدیہ نے اس بارے میں کانگرس سے ایک عرصہ تک خط و کتابت کی۔ مگر کانگرس کوئی معقول اور فیصلہ کن جواب نہ دے سکی۔ اور ادھر ادھر باتوں میں ٹالتی رہی۔

در اصل علما کہلانے والوں کے نزدیک تبلیغ اسلام کی کچھ وقعت ہی نہیں ہے ؟

اخبار احمدیہ

تقرر امیر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے حلقۂ امارت شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کے لئے سید ولائت شاہ صاحب کو ۳۰ اپریل ۴۲ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ اس حلقہ امارت کے ساتھ مندرجہ ذیل دیہات کے احمدی بھی شامل ہوں گے۔ (۱) شاہ مسکین (۲) ٹھٹھہ ناظریاں (۳) نواں کوٹ (۴) ناظر ڈوگر (۵) سرائیب (۶) پرہاں دن (۷) چاند پور (ناظر اعلےٰ قادیان)

ایک جلسہ کے متعلق ضروری اعلان جماعت احمدیہ چندر کے منگوے و پوہلا مہاراں مورخہ ۹-۱۰ تبلیغ ۱۳۲۱ہش مطابق ۹-۱۰ فروری ۱۹۴۲ء بروز پیر منگل تبلیغی جلسہ منعقد کرے گی۔ مہربانی فرما کر اردگرد کے احباب کثرت سے جلسہ میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

پتہ کی تبدیلی کا اعلان جملہ عہدیداران پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ میری تبدیلی کراچی سے کندہ کوٹ (ضلع اپر سندھ فرنٹیئر) میں ہوئی ہے۔ لہذا جملہ خط و کتابت متعلقہ امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ ذیل کے پتہ پر کی جائے ۔ ڈاکٹر حاجی خان میڈیکل آفیسر کندہ کوٹ ضلع اپر سندھ فرنٹیئر

درخواست ہائے دعا (۱) شیخ فیروز دین صاحب لاہور بعارضہ بخار بیمار ہیں (۲) میاں محمد وارث صاحب حجام قادیان تین ماہ سے بیمار ہیں (۳) شیخ اللہ بخش صاحب سب پوسٹ ماسٹر کہوٹہ ضلع راولپنڈی نے محلہ دارالشکر میں اپنا مکان تعمیر کرنا شروع کیا ہے۔ جس کے بابرکت ہونے کے متعلق وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں (۴) محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ قادیان لکھتی ہیں۔ کہ ان کے والد ملک محمد خورشید خان صاحب نے اس سال ایک محکمانہ امتحان دینا ہے احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح ۱۶ جنوری کو ممتاز بیگم صاحبہ بنت راجہ محمود امجد خان صاحب بیرسٹر جھنگ کا نکاح محمد اسلم خان صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ولد نور الدین صاحب جنجوعہ کے ساتھ دس ہزار روپیہ مہر پر مرزا احمد بیگ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

حافظ مسعود احمد قادیان

ولادت (۱) میرے لڑکے عزیزم میاں شریف احمد کے ہاں خدا تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے منصور احمد تجویز فرمایا۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد شریف اے۔ سی پنشنر (۲) ۲ ماہ حال کو خدا تعالےٰ نے مجھے لڑکی عطا کی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کی جائے۔ کہ خدا تعالےٰ مولودہ کو نیک خادم دین اسلام سلسلہ احمدیہ سے سچی محبت کرنے والی بنائے۔ نیز اس کی والدہ کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ غلام مصطفیٰ احمدی بی۔ اے ٹیکس انسپکٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ

دعائے مغفرت:- منشی ننھے خان صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ چنگا بنگیال کی والدہ صاحبہ جنہوں نے ضعیفی کی عمر میں احمدیت قبول کی تھی اور جو نہایت مخلص اور قادیان سے محبت رکھنے والی خاتون تھیں۔ ۱۲۴ سال کی عمر میں ۵ جنوری کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دوزخ کے سات اور بہشت کے آٹھ دروازے

"فرمایا چند روز سے جو مستورات میں وعظ کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک روز یہ ذکر آگیا ہے کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں۔ اور بہشت کے آٹھ اس کا کیا سر ہے۔ تو ایک دفعہ ہی میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ اصول جرائم بھی سات ہی ہیں۔ اور نیکیوں کے اصول بھی سات بہشت کا جو آٹھواں دروازہ ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل و رحمت کا دروازہ ہے۔ دوزخ کے سات دروازوں کے جو اصول جرائم سات ہیں۔ ان میں سے۔ ایک بدظنی ہے۔ بدظنی کے ذریعہ بھی انسان ہلاک ہوتا ہے۔ اور تمام باطل پرست بدظنی سے گمراہ ہوئے ہیں۔ دوسرا اصول تکبر ہے۔ تکبر کرنے والا اہل حق سے الگ رہتا ہے۔ اور اسے سعادت مندوں کی طرح اقرار کی توفیق نہیں ملتی۔ تیسرا اصول جہالت ہے۔ یہ بھی ہلاک کرتی ہے۔ چوتھا اصول اتباع ہوا ہے۔ پانچواں کورانہ تقلید ہے۔ غرض اسی طرح یہ جرائم کے سات اصول ہیں۔ اور یہ سب کے سب قرآن شریف سے مستنبط ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان درجوں کا علم مجھے دیا ہے۔ جو گناہ کوئی بتائے۔ وہ ان کے نیچے آجاتا ہے۔ کورانہ تقلید اور اتباع ہوا کے ذیل میں بہت سے گناہ آتے ہیں"۔

(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۳ء)

احمدی مجاہد

ہوں مجاہد جاہدِ ... پر سر جھکا سکتا ہوں میں
مال و زر بھی راہِ مولا میں لٹا سکتا ہوں میں

کیوں سمجھ رکھا ہے بیکار اہلِ دنیا نے مجھے
وقت آنے پر ہزاروں کام آسکتا ہوں میں

سینچ سکتا ہوں چمن کو چشمِ اشک آلود سے
خون سے اپنے گلِ تازہ کھلا سکتا ہوں میں

طے کئے ہیں میں نے اکثر جادۂ امید و بیم
خوف میں بھی اپنی ہمت آزما سکتا ہوں میں

ہے خدا کی راہ میں قربان میری جان و مال
گھر لٹا سکتا ہوں میں اور سر کٹا سکتا ہوں میں

قوتِ بیدار میں حصہ ازل سے ہے مرا
موت کی نیند اپنے دشمن کو سلا سکتا ہوں میں

ہے میسر صولتِ نطقِ براہیمی مجھے
اپنی تکبیروں سے دنیا کو جگا سکتا ہوں میں

صورِ اسرافیل پنہاں ہے مری آواز میں
قصرِ ہستی اپنے نالوں سے ہلا سکتا ہوں میں

جن کو سنکر دونوں عالم وجد میں جھوما کریں
سازِ حریت پر ایسے گیت گا سکتا ہوں میں

ہو نہ ممکن ناخداؤں سے بھی جن کا انسداد
قلزمِ ہستی میں وہ طوفاں اٹھا سکتا ہوں میں

مردِ مومن ہوں مجھے معلوم ہے رازِ حیات
موت کی آغوش میں بھی مسکرا سکتا ہوں میں

میری فطرت میں خلیل اللہ کی سی ہے شگفت
آتشِ نمرود میں بھی گھر بنا سکتا ہوں میں

مجھ کو آتی ہیں قیامت کی شرر افشانیاں
آگ پانی میں اگر چاہوں لگا سکتا ہوں میں

میں وہ قانع ہوں کہ میری ملک ہے صبر و رضا
گوشۂ زنداں کو بھی جنت بنا سکتا ہوں میں

جہد کرنا صرف راہِ حق میں میرا کام ہے
بندۂ عزم و صداقت ہوں "مجاہد" نام ہے

خاکسار:- عبد المجید طالب از جہلم

کنبھ کے میلہ میں تبلیغ اسلام

تمام مذاہب کے نمائندوں کی موجودگی میں اسلام کی نمائندگی احمدی مبلغین نے کی

۱۴ جنوری کو میں اور گیانی عباد اللہ صاحب قادیان سے روانہ ہو کر ۱۷ - کو الہ آباد پہنچ گئے۔ کنبھ میلہ کے منیجر صاحب سے ملے اور انہیں بتایا۔ کہ ہم پنجاب سے پرچار کے لئے آئے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہمیں رہائش اور پرچار کے لئے جگہ نہیں ملتی۔ میں نے کچھ سنسکرت کے الفاظ استعمال کئے۔ اور کافی دیر تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ اس بات کا ان پر اچھا اثر ہوا۔ کہ ایک مسلمان سنسکرت پڑھا ہوا ہے۔ آخر انہوں نے ہمیں ایک چھوٹا سا ٹکڑا دے دیا۔ ہم ان کا شکریہ کر کے واپس آئے۔ اور ضروری سامان لے کر وہاں چلے گئے۔ اور کام شروع کر دیا۔

پیشتر اس کے کہ میں اپنی کارگزاری عرض کروں۔ ضروری ہے۔ کہ ان لوگوں کا بھی کچھ ذکر کروں۔ جنہوں نے کنبھ پر اپنے کیمپ لگائے ہوئے تھے۔

سکھوں کا کیمپ

سکھ کیمپ میں قریباً ۲۰ - گیانی تھے۔ ۱۰ دس امرتسر سے اور باقی کے علی گڑھ رائے بریلی سے آئے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے کافی تعداد میں لٹریچر ہندی میں تقسیم کیا۔ اس کے علاوہ لیکچر بھی دیتے تھے۔ جن میں اسلام کے خلاف زہر اُگلا جاتا تھا۔ آلہ نشر الصوت لگا ہوا تھا۔ اور پنڈال کافی وسیع تھا۔

عیسائیوں کا کیمپ

دوسرا کیمپ عیسائیوں کا تھا۔ اس میں قریباً پچاس کے قریب صرف پادری تھے۔ جن میں سے زیادہ طبقہ ہندوؤں سے عیسائی ہونے والوں کا تھا۔ امرتسر اور لاہور سے تقریباً ۱۰ پادری آئے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ انگریز پادری بھی ۱۲ کے قریب تھے۔ ان لوگوں نے ہندی کا لٹریچر لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا۔ انگریز پادری لٹریچر لے کر سڑک پر کھڑے ہو جاتے۔ اور ہر آنے والے مرد اور عورت کو اپنا ٹریکٹ دیتے۔

آریوں کا کیمپ

تیسرا کیمپ آریوں کا تھا۔ جس میں تقریباً سارے صوبوں کے آریہ اپدیشک تھے۔ ان لوگوں نے بھی ہندی میں لٹریچر تقسیم کیا۔ جو سارے کا سارا اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف تھا۔ آریہ لیکچرار علانیہ اسلام پر اعتراض کرتے تھے اور اسلام کی تعلیم اس رنگ میں پیش کرتے تھے کہ اس کے خلاف نفرت پیدا ہو۔

اچھوتوں کا کیمپ

چوتھا کیمپ اچھوتوں کا تھا۔ ان کے اپدیشک بھی اسلام کے خلاف لیکچر دے رہے تھے۔

الغرض سوائے مسلمانوں کے باقی تمام مذاہب کے وہاں پر کیمپ تھے۔ جو سارے کے سارے اسلام کے خلاف بدزبانی کرتے تھے۔ اس وقت ہماری آنکھوں کے سامنے مسلمانوں کی اسلام سے غفلت اور لاپروائی کا وہ نقشہ آ گیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس شعر میں کھینچا ہے۔ کہ ؎

بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دینِ احمد کار نیست

دیگر مذاہب کے لوگوں کو جب یہ معلوم ہوا۔ کہ ہم نے بھی جگہ لے لی ہے۔ تو انہوں نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح ہمیں پرچار کی اجازت نہ ملے۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اور خدا کے فضل سے ہمیں بھی کام کرنے کا موقعہ مل گیا۔

ٹریکٹ

ہمارے پاس چونکہ ٹریکٹ بالکل نہیں تھے۔ اس لئے "کرشن اوتار" اور "وہی ہمارا کرشن" چھپوا کر تقسیم کرنا شروع کر دیئے۔ اس کے علاوہ اور دو ٹریکٹ وہاں کے حالات کے متعلق بھی شائع کئے۔ ایک کا نام تھا۔ "کلگی بھگوان کا پیغام"۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ یہ زمانہ ایک اوتار کا تقاضا کر رہا ہے۔ اور ایک انسان نے دعوےٰ کیا ہے۔ آپ لوگ پرماتما سے دعا کریں۔ کہ اگر وہ سچا ہے۔ تو وہ آپ کا سینہ کھولدے۔

دوسرا ٹریکٹ جس کا نام ہے "موجودہ بدامنی کا علاج"۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم جو کہ آپ نے "پیغام صلح" میں بیان فرمائی ہے۔ لکھ کر آخر میں چند ایک اصول بیان کئے۔ جن سے موجودہ بدامنی دور ہو سکتی ہے۔

ہم نے یہ ٹریکٹ بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) کے قریب شائع اور تقسیم کئے۔ خدا کا فضل ہے۔ کہ ان ٹریکٹوں کا لوگوں پر بہت گہرا اثر ہوا۔ ہر وہ عورت یا مرد جس کو یہ ٹریکٹ دیا جاتا۔ وہیں کھڑا ہو کر پڑھتا۔ اور جب تک پڑھ نہیں لیتا تھا۔ آگے نہیں جاتا تھا۔ ہر ایک کیمپ میں یہ دونوں ٹریکٹ ہم نے تقسیم کئے۔ اور خدا کے فضل سے ہر تعلیمیافتہ کے ہاتھ میں یہ ٹریکٹ دینے کی کوشش کی۔ عورتوں کے گروہ میں کسی ایک کو ٹریکٹ دیا جاتا تو عورتیں کھڑی ہو کر اصرار کرتی تھیں۔ کہ "کلگی بھگوان کا" ٹریکٹ ہمیں بھی دو۔

پادریوں سے تبادلۂ خیالات

جب ہم نے دیکھا۔ کہ غیر مذاہب کے لوگ اسلام کے خلاف زہر اُگل رہے ہیں۔ تو ہم نے ان کے کیمپوں میں جا کر ان سے تبادلۂ خیالات کرنا تجویز کیا۔ چنانچہ ہم پہلے عیسائیوں کے کیمپ میں گئے۔ اور اُن سے کہا۔ کہ ہم چند باتیں آپ سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکچرار نے بڑی خوشی سے وقت دے دیا۔ میں نے کہا۔ آپ کتنا وقت دیں گے۔ کہنے لگا۔ آپ جتنا چاہیں۔ میں نے پھر کہا۔ آپ تعین فرما دیں۔ تو اچھا ہو۔ کہنے لگا۔ کہ ۲۰ منٹ۔ لوگ کافی تعداد میں جمع تھے۔ میں نے ابھی پانچ منٹ ہی تقریر کی تھی۔ کہ عیسائیوں نے شور ڈال دیا۔ کہ یہ قادیانی ہے۔ مسلمان بھائی تو ان کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ میں نے کہا۔ کہ آپ کو میرے سوالات کا جواب دینا ہوگا۔ ان معاملات میں ہم سب مسلمان ایک ہیں۔ اور ہم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن اس نے ایک نہ سُنی۔ اور لیکچر بند کر کے باجہ بجانے لگ گئے۔ شام کو پھر میں اور گیانی عباد اللہ صاحب ان کے کیمپ میں گئے۔ اس وقت ایک اور پادری لیکچر دے رہا تھا۔ لیکچر کے بعد اس نے اعلان کیا کہ اگر کوئی دوست سوال کرنا چاہے۔ تو کھڑا ہو کر پوچھ لے۔ گیانی صاحب نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ پادری صاحب میں سوال تو کوئی نہیں کرنا چاہتا۔ صرف ایک عبارت ہے اس کا صاف مطلب ذرا بیان فرما دیں۔ پادری صاحب نے کہا۔ کہو۔ گیانی صاحب نے پڑھا۔ کہ "ابتداء میں کلام کلام خدا کے ساتھ تھا" اور کہا۔ کلام صفت ہے جس کے لئے موصوف کا ہونا ضروری ہے لیکن یہاں موصوف کو بعد میں بیان کیا گیا ہے۔ اور صفت کو پہلے۔ حالانکہ متکلم کے بغیر کلام ہو نہیں سکتا۔ گیانی صاحب نے خدا کے فضل و کرم سے اس سوال کے ذریعہ ایک ایسا وزنی پتھر پادری صاحب کے سامنے رکھ دیا۔ کہ جسے وہ دُور نہ کر سکا۔ آخر بُرا اثر پڑتے دیکھ کر ایک اور پادری نے جواب دینے کی کوشش کی لیکن جب گیانی صاحب نے اپنی تقریر میں فلسفہ اور منطق کی بعض اصطلاحات بیان کیں تو پادری صاحب نے کہا۔ کہ مولوی صاحب ہم کل آپ کے ساتھ ایک پادری کی بات چیت کرائیں گے۔ اس وقت آپ معاف فرمائیں۔

سکھوں کے ساتھ گفتگو

۱۹ جنوری کو ہم سکھوں کے پنڈال میں گئے وہاں پر اسلام کے خلاف لیکچر ہو رہا تھا۔ ہم نے انچارج سے کہا۔ کہ یہ موقعہ اپنے لیکچروں کا نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت صلح اور پریم کے لیکچر ہونے چاہئیں۔ آپ یہ لیکچر بند کرا دیں۔ ہم یہ باتیں کر ہی رہے تھے۔ کہ ایک گیانی صاحب آئے اور کہنے لگے۔ آپ بیان فرمائیں۔ کونسی بات ہم غلط کہہ رہے ہیں۔ گیانی صاحب نے کہا مجھے تو کوئی بات بھی جو کہ آپ نے مسلمان بادشاہوں کے متعلق بیان کی ہے۔ سچی نہیں معلوم ہوتی۔ آپ نے گورو گوبند سنگھ جی کے بچوں کے متعلق کہا۔ کہ آپ کے پاس بڑے سے بڑا جو ثبوت اپنی تائید میں ہو۔ پیش کریں۔ لیکن جو بات وہ پیش کرتے۔ گیانی صاحب اس کو توڑ دیتے۔ ہماری گفتگو کو سُن کر کافی لوگ جمع ہو گئے۔ بعض سکھوں نے جوش دکھانے کی کوشش کی لیکن دوسروں نے کہا آپ لوگ ان کی باتوں کا جواب دیں جوش دکھانے کی ضرورت نہیں۔ تقریباً ۳ گھنٹے تک یہ گفتگو جاری رہی۔ جب ہم اُٹھ کر آنے لگے۔ تو بعض گیانی سکھوں نے کہا۔ واقعی گیانی صاحب بہت بڑے ودوان ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنی آسان نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے ہمیں ہندی لٹریچر مفت دیا۔ جو وہ میلہ پر تقسیم کر رہے تھے۔

آریوں سے گفتگو

۲۰ جنوری کو آریہ پنڈال میں گئے۔ جہاں ایک نوآریہ اسلام کے خلاف لیکچر دے رہا۔ اور قرآن شریف کی آیات پڑھ کر اُن پر اعتراضات کر رہا تھا۔

میں نے پریذیڈنٹ صاحب کو لکھ کر دیا۔ کہ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ اس پر اجازت دی گئی۔ میں نے آریہ کے اعتراضات کا جواب دیکر اس پر چند وزنی اعتراضات کئے۔ اور بڑی تحدی سے کہا کہ میں اس آریہ کو ۵۰۰ روپیہ انعام دونگا جو ان حوالجات کو غلط ثابت کر دے۔ آریہ سماجیوں نے جب دیکھا کہ ہماری ساری کارروائی پر پانی پھر رہا ہے۔ تو انہوں نے کہا قادیانی صاحب یہ ہمارا پنڈال ہے۔ آپ ہمارے جلسہ میں روک نہ ڈالیں۔ ہم جو کچھ کہیں گے آپ سنیں۔ اور اگر آپ نے جواب دینا ہے تو اپنے پنڈال میں تشریف لے جائیں۔ یہی حال آریہ سماجیوں کا تھا۔ الغرض سارے کے سارے مذاہب والے آپس میں اتنے ایک دوسرے کے خلاف نہ تھے۔ جتنے کہ وہ اسلام کے خلاف تھے۔

۲۱ جنوری کو عام منادی کرائی گئی۔ کہ ہر مذہب و ملت کے ماننے والوں کو اسلام کی دعوت دی جاتی ہے۔ لوگ آئیں اور فائدہ اٹھائیں۔ ہر لیکچر کے بعد معقول وقت سوال جواب کے لئے دیا جائے گا۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے "بابا نانک اسلام سے پیار کرتے تھے" پر لیکچر دیا۔ سکھ کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ خدا کے فضل و کرم سے لیکچر بہت کامیاب رہا۔ لیکچر کے اختتام پر ایک گیانی صاحب نے بعض معمولی اعتراضات کئے۔ جن کے جواب خدا کے فضل و کرم سے بہت معقول دیئے گئے۔ گیانی صاحب نے اس کے اعتراضات کے جواب میں ایک فقرہ یہ کہا کہ آپ کے بعض گرنتھوں میں اختلاف ہے اس پر اس نے کہا یہ غلط ہے۔ گیانی صاحب نے ۲۰ روپے کے نوٹ نکال کر میز پر رکھ دیئے اور کہا کہ میں گیانی صاحب کو یہ انعام دوں گا۔ اگر یہ غلط ہو۔ اس کا لوگوں پر خاص اثر ہوا۔ سکھ گیانی یہ کہہ کر چلا گیا کہ اچھا پھر آؤنگا۔ اس کے بعد میرا لیکچر "میں اسلام سے کیوں پیار کرتا ہوں" پر ہوا۔ تقریباً دو گھنٹہ تقریر کی۔ اس کے بعد میں نے اعلان کیا۔ کہ اگر کسی نے کچھ پوچھنا ہو تو پوچھ سکتا ہے محبت اور پریم سے جواب دیا جائیگا۔ آریوں میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ البتہ ایک تعلیم یافتہ برہمن نے کہا کہ مہاراج آپ نے جو اسلام کی تعلیم بتائی ہے۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہمیں اس سے کوئی دشمنی نہیں۔ اور ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں کا طرز عمل اس کے خلاف ہے۔ میں نے کہا کسی

قوم کا اپنی اصل تعلیم کو چھوڑ کر اس کے خلاف چلنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ وہ تعلیم ناقص ہے۔ عام مسلمانوں نے اسلام کی اصل تعلیم کو چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے ہم مانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے پھر سے اسلام کی پاک تعلیم کو پیش کرنے کے لئے کلنگی بھگوان کو بھیجا ہے۔ اور یہ آپ ہی کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ جو میں نے پیش کیا ہے۔ الغرض ہمارے لیکچر ہر روز تین تین ہوتے تھے۔ ایک نو بجے سے گیارہ بجے تک دوسرا ایک بجے سے ۲ بجے تک تیسرا چار سے ۶ بجے تک اور ان میں خدا کے فضل و کرم سے کثرت سے لوگ آتے رہے۔

سادھوؤں سے ملاقات

لیکچروں کے علاوہ ہم نے انفرادی ملاقاتیں بھی کیں۔ اور سادھوؤں امیروں اور ایڈیٹروں سے ملے۔ سادھوؤں میں سے بعض بڑے لائق اور تعلیم یافتہ تھے۔ ہم نے ان سے مل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام اور آپ کا اتحاد کے متعلق ارشاد سنایا۔ اور ٹریکٹ دیئے وہ سب بڑے اخلاق سے ملے۔ اور ان کا پہلا سوال یہ ہوتا تھا۔ کہ آپ نے کھانا کھانا ہے۔ الغرض سادھوؤں نے بہت اچھی طرح ہماری باتیں سنیں۔ ان میں سے ایک فرقہ ننگوں کا ہے۔ جب ہم ان کے گرو سے ملے تو اس نے ہمارے آنے کا مقصد پوچھا۔ ہم نے کہا ہم آپ کی ملاقات کے لئے آئے ہیں۔ دوران گفتگو میں ہم نے کہا کہ ننگے رہنے کا کیا مقصد ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک قدرتی حالت ہے۔ اور انسان کو نہیں چاہیئے کہ اس میں تبدیلی کرے۔ میں نے کہا انسان کی قدرتی غذا تو دودھ ہے۔ لیکن ہم لوگوں نے اس میں تبدیلی پیدا کر لی ہے۔ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ آتی دفعہ وہ بہت اچھی طرح ملے۔ یہ ننگے سادھو دو ہزار کے قریب تھے۔ جنہیں دیکھنے کے لئے کثرت سے مرد اور عورتیں جاتی تھیں۔ ایک سادھو جس کا نام سوامی بھولانند تھا جس نے اوتار ہونے کا دعویٰ کیا ہوا ہے۔ اور بڑا با اخلاق اور تعلیم یافتہ ہے۔ اس سے دوران گفتگو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر آیا۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ آپ ضرور اس کا لٹریچر مجھے پڑھنے کو دیں۔ ہم نے ٹریکٹ تو دے دیئے۔ اور باقی لٹریچر کے لئے کہا۔ کہ ہم جلدی بھیج دینگے۔

امراء سے ملاقات

ہم نے اپنا لٹریچر بعض امراء کو ان کے کیمپوں میں ملاقاتیں کر کے دیا۔ تقریباً ہر آدمی بڑے اخلاق اور پریم سے ملا۔ اور ہمارے ٹریکٹوں کو بڑی محبت سے لیا۔ اور پڑھا۔

ایک اہم تحریک

اس سال ہندوؤں کے عام طبقہ میں یہ خیال زوروں پر تھا۔ کہ اب کل یگ ختم ہو گیا ہے۔ اور ست یگ اگست ۱۹۴۳ء سے شروع ہو جائیگا۔ ایک رسالہ ست یگ نکلتا ہے۔ جو ایک سوسائٹی کا ہے۔ جس کے بہت سے ممبر ہیں۔ ان میں بعض بڑے بڑے پنڈت اور امیر شامل ہیں ان لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ وہ تمام حالات پورے ہو چکے۔ اور تمام نشانات مکمل ہو چکے ہیں جن کا ہندو گرنتھوں میں ذکر ہے۔ اس لئے یہ ہو نہیں سکتا کہ اب کرشن بھی ظاہر نہ ہوں چنانچہ اس کے متعلق انہوں نے کئی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور کتابیں لکھیں ست یگ کے ایڈیٹر سے ہماری گفتگو ہوئی۔ ہم نے پوچھا۔ کہ جب ساری نشانیاں پوری ہو چکی ہیں۔ اور وہ نشانات بھی پورے ہو چکے ہیں۔ جو ہندو دھرم نے بیان کئے ہیں تو اب بھگوان کہاں ہیں۔ اس کے بعد ہم نے حضرت کرشن قادیانی کا دعوےٰ پیش کیا۔ اس پر کہنے لگا۔ وہ تو مسلمان ہیں۔ ہم نے کہا آپ خود مانتے ہیں کہ ہو سکتا ہے وہ مسلمانوں میں سے ہو۔ اس لئے آپ کو ماننے میں کوئی روک نہیں ہونی چاہیئے۔ اس پر اس نے کہا کہ آپ ایک مضمون لکھ دیں۔ جس میں کرشن قادیانی کا دعوےٰ ہو۔ میں نے لکھ کر دے دیا ہے۔ اور وہ فروری کے پرچہ میں شائع ہو جائے گا۔ ایڈیٹر صاحب نے یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ آپ کا ہر ایک مضمون شائع کرونگا۔ نیز ان کو کہ جب ہم دوسروں سے ملے تو انہوں نے بھی کہا کہ آپ بھگوان کلنگی کے بارے میں اور کتابیں بھیجیں۔ تاکہ ہم ان کے دعوےٰ پر غور کر سکیں۔

ایک خاص بات

ہندوؤں میں ایک خاص بات یہ دیکھی گئی۔ کہ ہر مرد اور عورت جسے ہم نے ٹریکٹ دیئے بڑے شوق سے پڑھتے رہے۔ اور ہم نے کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا۔ کہ جس کو ہم نے ٹریکٹ دیا۔ اور اس نے پڑھنے کے بعد پھینک دیا ہو۔ بلکہ اس نے خود پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔ ایک دن قریباً ۲۰-۱۵ پڑھی ہوئی معزز عورتیں آ رہی تھیں

میں ان کے پاس گیا اور کہا ماتا جی یہ کلنگی کا پیغام بھی پڑھ لیں۔ اس پر ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ ٹریکٹ لئے اور پڑھنے لگیں۔ جب پڑھ چکیں تو کہا کیا بھگوان کا جنم ہو چکا ہے۔ جب کہا کہ ہاں تو انہوں نے پوچھا کیا آپ نے ان کے درشن کئے ہیں۔ میں نے کہا میں انہی کا بھگت ہوں۔ اور پتہ لکھ لیا۔ تاکہ وہ کتابیں وغیرہ منگوا کر پڑھیں۔ الغرض خدا تعالیٰ نے ہندو قوم میں اوتار کے متعلق ایک ایسی فضا پیدا کر دی ہے۔ کہ جس کی وجہ سے وہ کرشن کا انتظار کر رہی ہے۔ اور ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ وہ ۱۹۴۳ء ۱۷ اگست کو ضرور ظاہر ہوں گے۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ وہ پیدا ہو چکے ہیں۔ بعض نے لکھا ہے کہ ہو سکتا ہے وہ آ کر چلے بھی گئے ہوں۔ الغرض ہندو قوم کا ایک کثیر حصہ اس کی تلاش میں ہے

لٹریچر کی کمی

اس جگہ ایک بات افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جہاں ہندوؤں میں یہ رَو جاری ہے وہاں ہمارے پاس کوئی لٹریچر نہیں جو انکو دیا جائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہندوؤں کے لئے ایک کتاب فوری طور پر لکھائی جائے۔ جس میں تمام حوالہ جات درج کر کے ہندوؤں کو ایک دعوت دی جائے امید ہے اس کا اثر اچھا رہیگا۔ سکھوں اور عیسائیوں نے لاکھوں روپے کا لٹریچر مفت اشاعت کے لئے تقسیم کیا ہے۔ لیکن جو اثر ہمارے ٹریکٹوں کا ہوا ہے وہ ان کا نہیں اور جس محبت اور پریم سے ہندو ہم سے ملے قلم میں طاقت نہیں کہ لکھ سکے۔

لکھنؤ میں لیکچر

لکھنؤ میں چونکہ میرا لیکچر تھا۔ اور کنبھ کا میلہ بھی تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے ہم لکھنؤ آ گئے ہیں۔ لکھنؤ میں میرا ایک لیکچر "موجودہ بدامنی کا باعث" آریہ سماج کے پلیٹ فارم سے ہوا۔ جس میں تمام دھرموں کے لیکچرار تھے۔ اسلام کی طرف سے میں اور سید ارشد صاحب بولے۔ خدا کے فضل سے تمام لیکچروں سے اچھے اور مؤثر ہمارے لیکچر ہوئے۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ اور آلہ نشر الصوت لگا ہوا تھا۔ یہاں جماعت کوشش کر رہی ہے۔ کہ میرا ایک لیکچر موجودہ بدامنی اور اس کا علاج پر کرائے۔ الہ آباد کی جماعت احمدیہ خاص طور پر دعا اور شکریہ کی مستحق ہے۔ ان لوگوں نے ہماری بہت مدد کی۔ قریباً ۴ ہزار ٹریکٹ چھپوا کر جماعت کی طرف سے دیئے جو بہت مفید ثابت ہوئے

خاکسار محمد عمر از لکھنؤ

نتیجہ امتحان سالانہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بابت سنہ ۱۳۲۰ھش ۱۹۴۱ء

سنہ ۱۹۴۱ء میں ۱۳۸ افراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے سالانہ امتحان میں شریک ہوئے۔ جن میں سے ۱۱۹ کامیاب ہوئے ہیں۔ کامیاب ہونے والوں کے نام ذیل میں درج ہیں۔ جو امیدوار کامیاب نہیں ہو سکے۔ امید ہے وہ انشاء اللہ اپنی کمی آئندہ سال پوری کر لیں گے اور اگلے امتحان میں ضرور شریک ہوں گے۔ اس سال فیل ہونے والے بعض امیدوار ایسے بھی تھے۔ جو اگر معمولی توجہ اور کرتے تو کامیاب ہو سکتے تھے۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب قادیان۔	۷۳/۱۰۰
۲	محترمہ فاطمہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب جھنگ۔	۵۹
۳	چودھری فقیر محمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس لائلپور	۵۳
۴	چودھری فضل کریم صاحب بی۔ اے	۴۹
۵	ماسٹر چراغ دین صاحب ٹیچر عارف والا	۳۴
۷	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیچر سید والا	۴۲
۸	قاضی کلیم الدین صاحب بھاگلپور	۵۶
۹	محمد بدر الحسن صاحب کلیم قادیان	۴۲
۱۱	پیر شبیر عالم صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی دولت نگر۔	۶۱
۱۳	ہارون رشید صاحب بھدرک	۶۲
۱۴	خان عبد المجید خانصاحب۔ کپورتھلہ	۵۴
۱۶	محمد شمس الدین صاحب۔ کلکتہ	۳۸
۳۳	مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سندھ	۷۱
۳۴	سردار احمد صاحب طالبعلم مدرسہ احمدیہ	۶۸
۳۵	مولوی ارجمند خانصاحب مولوی فاضل قادیان	۶۳
۳۶	حافظ مبارک احمد صاحب " "	۶۴
۳۷	قاضی محمد نذیر صاحب " "	۶۶
۳۸	صاحبزادہ ابو الحسن صاحب قدسی " "	۶۳
۴۲	استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ قادیان	۵۲
۴۳	استانی امۃ العزیز عائشہ صاحبہ بی۔ اے بی۔ ٹی قادیان۔	۶۵
۴۵	استانی صفیہ بیگم صاحبہ قادیان	۵۶
۴۹	" عنایت بیگم صاحبہ "	۴۴
۵۰	" رحمت النساء صاحبہ "	۳۶
۵۱	" کنیز فاطمہ صاحبہ "	۴۴
۵۳	" سیدہ صاحبہ "	۶۵
۵۴	" خالدہ صاحبہ "	۳۵
۵۵	" صادقہ اختر صاحبہ "	۶۹
۵۷	" امۃ السلام صاحبہ "	۴۰
۵۹	استانی سردار بیگم صاحبہ قادیان	۴۶
۶۰	مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل قادیان	۷۳
۶۱	مولوی محمد نذیر صاحب " "	۶۵
۶۲	عطاء الرحمن صاحب " "	۴۹
۶۴	ماسٹر محمد الدین صاحب قادیان	۶۷
۶۶	صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس سی "	۶۱
۶۷	ماسٹر چراغ محمد صاحب "	۳۶
۶۹	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی "	۷۵
۷۰	ماسٹر فضل داد صاحب قادیان	۳۹
۷۲	مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری مولوی فاضل "	۶۶
۷۴	چودھری عبد الواحد صاحب قادیان	۴۶
۷۵	مرزا احمد شفیع صاحب بی۔ اے "	۵۸
۷۷	ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی "	۵۹
۸۲	" قمر الدین صاحب "	۳۹
۸۳	" عبد العزیز صاحب "	۵۱
۸۶	" حسن محمد صاحب "	۳۵
۸۸	" بشیر احمد صاحب دنیس "	۳۸
۹۰	" عبد السعید شاہ صاحب "	۳۶
۹۲	ڈاکٹر محمد طفیل صاحب "	۷۸
۹۴	ماسٹر غلام حیدر صاحب بی۔ اے "	۵۶
۹۵	مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل "	۷۹
۹۷	مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر " "	۶۴
۹۹	مولوی محمد حفیظ صاحب " "	۶۴
۱۰۱	حافظ شفیق احمد صاحب قادیان	۳۸
۱۰۲	مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل "	۷۱
۱۰۵	فضل الٰہی صاحب جامعہ احمدیہ "	۶۴
۱۰۶	غلام باری صاحب " "	۵۷
۱۰۷	ناصر الدین صاحب " "	۶۴
۱۰۸	جلال الدین صاحب " "	۴۹
۱۰۹	نصیر الدین صاحب " "	۵۳
۱۱۱	عبد العزیز صاحب " "	۴۹
۱۱۳	بشیر الدین صاحب " "	۳۹
۱۱۵	منیر احمد صاحب " "	۴۷
۱۱۶	محمد حسین صاحب " "	۶۳
۱۱۷	عبد الوہاب صاحب جامعہ احمدیہ قادیان	۴۵
۱۱۸	محمد شریف صاحب " "	۵۴
۱۱۹	خطیب الرحمن صاحب " "	۴۷
۱۲۰	خورشید احمد صاحب " "	۶۹
۱۲۱	محمد عثمان صاحب " "	۴۶
۱۲۲	ملک مبارک احمد صاحب " "	۵۲
۱۲۳	سید عبد العزیز صاحب " "	۵۸
۱۲۴	محمد اسحٰق صاحب " "	۵۲
۱۲۵	بشارت احمد صاحب " "	۵۰
۱۲۶	ولی اللہ صاحب " "	۴۶
۱۲۷	نواب دین صاحب " "	۴۵
۱۲۸	کمال الدین صاحب " "	۶۰
۱۳۰	عبد الرشید صاحب " "	۶۱
۱۳۲	چودھری فضل احمد صاحب اے۔ ڈی آئی سرگودھا۔	۵۰
۱۴۰	ماسٹر محمد یوسف صاحب سید والہ	۳۳
۱۵۴	صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی	۷۱
۱۵۷	مولوی عبد اللطیف صاحب منشی فاضل قادیان	۵۸
۱۵۸	ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب قادیان	۳۶
۱۶۰	محمد منظور احمد خانصاحب ایاز نوشہرہ	۳۳
۱۶۳	مولوی غلام احمد صاحب بشیر مولوی فاضل قادیان	۴۹
۱۶۵	سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ایم۔ اے سکندر آباد	۴۸
۱۶۷ الف	اللہ دتہ صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان	۵۳
۱۶۷ ب	ام کلثوم بیگم صاحبہ "	۳۸
۱۷۱	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر	۴۸
۱۷۲	مولوی نعمت اللہ صاحب مولوی فاضل قادیان	۷۳
۱۷۳	محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ بی۔ اے قادیان	۸۲
۱۷۴	مولوی صدر الدین صاحب مولوی فاضل قادیان۔	۷۰
۱۷۵	حافظ بشیر احمد صاحب (نابینا) قادیان	۳۶
۱۸۰	میاں محمد مستقیم صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ پلیڈر انبالہ	۵۴
۱۸۱	شیخ محمد لطیف صاحب گنج لاہور	۳۸
۱۸۲	شیخ نور احمد صاحب " "	۴۱
۱۹۰	محمد امام صاحب غوری حیدر آباد دکن	۳۳
۱۹۲	خان حبیب اللہ خانصاحب ایم۔ ایس سی۔ حیدر آباد دکن	۳۶
۱۹۴	بابو نواب دین صاحب جبلپور	۶۱
۱۹۵	مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل قادیان	۶۱
۲۰۶	چودھری غلام احمد صاحب ایم۔ اے لاہور	۵۱
۲۰۸	چودھری محمد ابراہیم صاحب رشید پنڈ فقیر۔ سندھ	۵۶
۲۰۹	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان	۵۲
۲۱۰	بابو فقیر علی صاحب " "	۴۳
۲۱۱	غلام رسول صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان	۵۶
۲۱۲	امۃ الحفیظ عفت صاحبہ بنت بابو ولی محمد صاحب قادیان	۴۶
۲۱۳	بابو غلام رسول صاحب کلرک ریلوے لاہور	۵۵
۲۱۴	مولوی مقبول احمد صاحب مولوی فاضل قادیان	۷۲
۲۱۷	چودھری لطف الرحمن صاحب ہائی سکول "	۳۳
۲۱۸	حکیم الدین صاحب مدرسہ احمدیہ "	۴۹
۲۱۹	رؤف النساء صاحبہ۔ بنت بابو محمد بخش صاحب قادیان	۳۳
۳۰۰	مولوی شریف احمد صاحب مولوی فاضل "	۷۰
۳۰۱	مولوی محمد جی صاحب " "	۷۲
۳۰۲	مولوی جلال الدین صاحب دفتر امور عامہ "	۳۳
۳۰۳	مولوی نور الدین صاحب جامعہ احمدیہ "	۳۸
۳۰۴	ماسٹر محمد الدین صاحب ٹیچر ہائی سکول "	۷۰
۳۰۵	مولوی بشیر احمد صاحب منیر قادیان	۴۱
۳۰۶	مرزا منور احمد صاحب دفتر قضا "	۵۲
۳۰۷	شیخ نور احمد صاحب منیر قادیان	۳۳
۳۰۸	احمد رشید صاحب مالاباری "	۴۴
	رول نمبر ۱۶۷	۵۱
۸۹	ماسٹر شاہ دین صاحب قادیان	۳۳

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

سیکرٹریان تبلیغ کے لئے ایک ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر گزشتہ سال کے دوران میں سلسلہ احمدیہ میں نئے داخل ہونیوالے احباب کی ضلع وار تعداد سے مطلع فرمایا تھا۔ تاکہ ہر جماعت کو اپنے اپنے کام کا اندازہ ہو جائے۔ اور سست جماعتوں میں بیداری پیدا ہو۔ امید ہے کہ اب نئے سال میں تمام جماعتیں کمر ہمت باندھ کر تبلیغ کے مبارک اور اہم فریضہ کی ادائیگی میں ایک دوسری سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گی۔

سیکرٹریان تبلیغ کا فرض ہے کہ وہ جماعت سے باقاعدہ تبلیغی خدمت لیں۔ اور ہر ماہ اپنی رپورٹ دفتر دعوۃ و تبلیغ میں نہایت باقاعدگی کے ساتھ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ایک طرف تو کوئلہ کی کانوں سے کوئلہ کے آنے کی مقدار بہت کم ہو گئی ہے۔ دوسری طرف ضروری اشیاء کی نقل و حرکت بہت بڑھ گئی ہے۔ لہذا ریلوے ضروری سمجھتی ہے۔ کہ کوئلہ کے ذخائر کو بہت احتیاط سے برتا جائے اس لئے موجودہ مسافر گاڑیوں میں سے چند ایک بند کر دی جائیں گی۔ مسافر گاڑیوں کی یہ کمی محض عارضی ہے۔ اگر کوئلہ کی آمد کی صورت بہتر نہ ہوئی۔ تو مال گاڑیاں اور بھی کم کرنی پڑیں۔

وہ گاڑیاں جو یکم فروری ۱۹۴۲ء سے بند کر دی گئی ہیں۔ ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

مین لائن گاڑیاں

جن سٹیشنوں کے درمیان گاڑیاں بند کر دی گئی ہیں:۔

گاڑی کا نمبر	از	تا
۸۳-اپ	میرٹھ شہر	انبالہ چھاؤنی
۸۴-ڈاؤن	انبالہ چھاؤنی	میرٹھ شہر
۱۹۵-اپ	دہلی	سہارنپور
۱۹۶-ڈاؤن	سہارنپور	دہلی
۱۱۹-اپ	سہارنپور	لدھیانہ
۱۲۰-ڈاؤن	لدھیانہ	سہارنپور
۱۰۱-اپ	کراچی	کوٹری
۱۲۸-ڈاؤن	وزیرآباد	لاہور
۱۲۵-اپ	لاہور	وزیرآباد
۱۱۰-ڈاؤن	لالہ موسیٰ	لاہور
۱۸۳-اپ	لاہور	لالہ موسیٰ
۱۸۴-ڈاؤن	لالہ موسےٰ	وزیرآباد
۱۳۱-اپ	امرتسر	لاہور
۱۱۵-اپ	امرتسر	لاہور
۳۲۱-اپ	امرتسر	لاہور
۱۴۰-ڈاؤن	لاہور	امرتسر
۱۳۲-ڈاؤن	لاہور	امرتسر
۱۱۶-ڈاؤن	لاہور	امرتسر
۱۸۲-ڈاؤن	لاہور	لدھیانہ
۷۹-اپ	لدھیانہ	لاہور
۳۵۰-اپ	لاہور	راولپنڈی
۳۶-ڈاؤن	راولپنڈی	لاہور
۲۸۵-اپ	سمہ سٹہ	ملتان چھاؤنی
۲۸۹-ڈاؤن	ملتان چھاؤنی	سمہ سٹہ
۱۰۳-اپ	ملتان چھاؤنی	منٹگمری
۱۰۴-ڈاؤن	منٹگمری	ملتان چھاؤنی
۱۹-اپ	راولپنڈی	پشاور چھاؤنی
۲۰-ڈاؤن	پشاور چھاؤنی	راولپنڈی

کوئٹہ ڈویژن میں گاڑیاں مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق چلیں گی

۱۔ کوئٹہ چمن سیکشن

۱۸۷-اپ۔ سوموار۔ بدھ اور جمعہ
۱۸۸-ڈاؤن منگلوار۔ جمعرات اور ہفتہ

بروز اتوار کوئی گاڑی نہیں چلیگی

۲۔ کوئٹہ احمدوال نوک کنڈی سیکشن

گاڑی کا نمبر	یوم	سٹیشن
۳۶۳-اپ	سوموار	کوئٹہ احمدوال
۳۶۴-ڈاؤن	منگلوار	احمدوال کوئٹہ
۳۶۳-اپ	بدھوار	کوئٹہ نوک کنڈی
۳۶۳-اپ	جمعرات	کوئٹہ نوک کنڈی
۳۶۴-ڈاؤن	جمعہ	نوک کنڈی۔ کوئٹہ
۳۶۴-ڈاؤن	ہفتہ	نوک کنڈی کوئٹہ

بروز اتوار کوئی گاڑی نہیں چلے گی

۳۔ فورٹ سنڈیمن اور بوستان کے درمیان گاڑیاں بجائے منگل، جمعرات اور ہفتہ کے سوموار بدھ اور جمعہ کے روز چلا کریں گی۔

برانچ لائن گاڑیاں

گاڑی کا نمبر	از	تا
۳۴۵-اپ	سرہند	روپڑ
۳۴۶-ڈاؤن	روپڑ	سرہند
۲۰۱-اپ	جالندھر شہر	فیروزپور چھاؤنی
۲۰۲-ڈاؤن	فیروزپور چھاؤنی	جالندھر شہر
۳۷۹-اپ	قصور	امرتسر
۳۸۰-ڈاؤن	امرتسر	قصور
۲۹-اپ	ترن تارن	امرتسر
۳۲-ڈاؤن	امرتسر	ترن تارن
۳۱-اپ	ترن تارن	امرتسر
۳۰-ڈاؤن	امرتسر	ترن تارن
۱۴۹-اپ	فیروزپور چھاؤنی	میکلوڈ گنج روڈ
۱۵۰-ڈاؤن	میکلوڈ گنج روڈ	فیروزپور چھاؤنی
۲۱۰-ڈاؤن	فیروزپور چھاؤنی	لدھیانہ
۲۱۹-اپ	لدھیانہ	فیروزپور چھاؤنی
۲۱۱-اپ	دھوری	لدھیانہ
۲۱۲-ڈاؤن	لدھیانہ	دھوری
۵۱-اپ	کوٹری	جیکب آباد
۴۸-ڈاؤن	جیکب آباد	روہڑی
۱۳۳/۴-ڈاؤن	لاڑکانہ	روہڑی
۳۹/۱۴۴ ڈاؤن	روہڑی	کوٹری
۵۲-ڈاؤن	لاڑکانہ	کراچی
۱۷۳-اپ	کوٹری	لاڑکانہ
۴۸۹/۴۹۸ ڈاؤن	پاڈعیدان	ٹنڈو آدم
۲۸۹/۲۸۸ 〃	ٹنڈو آدم	پاڈعیدان
۵۵-اپ	کوٹری	ٹلٹی
۵۶-ڈاؤن	ٹلٹی	کوٹری
۲۵۱-اپ	وزیرآباد	سیالکوٹ
۱۲۵-اپ	وزیرآباد	سیالکوٹ
۲۹۲-ڈاؤن	سیالکوٹ	وزیرآباد
۱۲۶-ڈاؤن	سیالکوٹ	وزیرآباد
۱۵۲-ڈاؤن	جموں (توی)	وزیرآباد
۱۵۱-اپ	وزیرآباد	جموں توی
۱۸۱-اپ/۱۸۲-ڈاؤن	لائل پور	لاہور
۲۷۷-اپ/۲۷۸-ڈاؤن	لاہور	لائل پور
۴۲۱/۴۲۲ ڈاؤن	لائل پور	لاہور
۴۳۹/۴۴۲ ڈاؤن	لاہور	لائل پور
۷۳-اپ	شورکوٹ روڈ	جھنگ مگھیانہ
۷۴-ڈاؤن	جھنگ مگھیانہ	شورکوٹ روڈ
۲۲۵-اپ/۲۲۸-ڈاؤن	راولپنڈی	کوہاٹ چھاؤنی
۲۲۷-اپ/۲۲۶-ڈاؤن	کوہاٹ چھاؤنی	راولپنڈی
۲۳۷-اپ	ٹیکسلا	حویلیاں
۲۳۸-ڈاؤن	حویلیاں	ٹیکسلا
۴۹-اپ / ۱۱-ڈاؤن	روہڑی	لاڑکانہ

مذکورہ بالا گاڑیاں بند ہونیکی وجہ سے مندرجہ ذیل تبدیلیاں وقت میں کی گئی ہیں

گاڑی کا نمبر	از سٹیشن	روانگی	تا سٹیشن	آمد
۶۸-ڈاؤن	لاہور	۱۳ بجکر ۴ منٹ	سہارنپور	۱ بجکر ۱۰ منٹ
۳۴-ڈاؤن	روہانہ کلاں	۱۶ بجکر ۳۹ منٹ	میرٹھ شہر	۱۸ بجکر ۳۶ منٹ
۲۵-اپ	داؤ رالا	۹ بجکر ۳۶ منٹ	مظفر نگر	۱۰ بجکر ۴ منٹ
۱۳۹-اپ	کھاٹاڈولی	۳۰ بجکر ۲۸ منٹ	سہارنپور	۲۲ بجکر ۴۰ منٹ
۴۲-ڈاؤن	پشاور چھاؤنی	۲۲ بجکر ۲۴ منٹ	ناصر پور	۲۳ بجکر ۱۰ منٹ
۴۲-ڈاؤن	کالا شاہ کاکو	۱۴ بجکر ۵۴ منٹ	لاہور	۱۵ بجکر ۳۰ منٹ
۵۸-ڈاؤن	کیمبل پور	۲۰ بجکر ۲۹ منٹ	لارنس پور	۲۰ بجکر ۴۹ منٹ
۱۲۶-ڈاؤن زائد کی گئی ہے	لالہ موسےٰ	۱۴ بجکر ۱۵ منٹ	کاموں نکے	۱۷ بجکر ۸ منٹ
۵۷-اپ	کیمبل پور	۷ بجکر ۱۷ منٹ	نوشہرہ	۸ بجکر ۳۶ منٹ
۴۱ اپ	سیہالہ	۲۱ بجکر ۳۷ منٹ	راولپنڈی	۲۲ بجکر ۱۰ منٹ
〃	ناصر پور	۵ بجکر ۵۸ منٹ	پشاور چھاؤنی	۶ بجکر ۳۰ منٹ
۱۹۱-اپ	کراچی شہر	۱۹ بجے	روہڑی	۸ بجکر ۴۵ منٹ
۱۹۲-ڈاؤن	روہڑی	۱۸ بجکر ۲۵ منٹ	کراچی شہر	۸ بجکر ۴۵ منٹ
۱۲۸-نئی ۱۸۴-ڈاؤن	جموں (توی)	۳ بجکر ۵۵ منٹ	وزیرآباد	۶ بجکر ۲۰ منٹ
۲۸-ڈاؤن	سمبڑیال	۱۴ بجکر ۳۷ منٹ	وزیرآباد	۱۱ بجکر ۲۰ منٹ
۲۹۶-ڈاؤن	جموں (توی)	۱۹ بجکر ۳۰ منٹ	وزیرآباد	۲۲ بجکر ۲۰ منٹ
۱۲۹-اپ	سیالکوٹ چھاؤنی	۲۱ بجکر ۲۳ منٹ	جموں توی	۲۲ بجکر ۲۰ منٹ
۴۲۰-ڈاؤن	اجیت وال	۲۰ بجکر ۳۸ منٹ	لدھیانہ	۲۲ بجکر ۱۰ منٹ
۴۲۶-ڈاؤن	گوردہر سہائے	۷ بجکر ۵۹ منٹ	فیروزپور چھاؤنی	۹ بجکر ۱۵ منٹ
۳۷۵-اپ	گوہلواڑ واریال	۱۰ بجکر ۱۳ منٹ	امرتسر	۱۰ بجکر ۴۵ منٹ
۴۴۴-ڈاؤن	پیراں غائب	۱۳ بجکر ۱۲ منٹ	ملتان چھاؤنی	۱۳ بجکر ۳۵ منٹ
۴۳۷-اپ	بھائی پھیرو	۱۹ بجکر ۱۷ منٹ	سانگلاہل	۲۰ بجکر ۷ منٹ
۱۳۷-اپ	لاہور	۱۹ بجکر ۵۵ منٹ	چیچو کی ملیاں	۲۰ بجکر ۴۸ منٹ
۱۰۱-اپ/۱۹۰ ڈاؤن زائد کی گئی ہے	لاڑکانہ	۱۹ بجکر ۵۵ منٹ	کوٹری	۳ بجکر ۵۸ منٹ
۱۳۹-اپ/۱۰۲ ڈاؤن زائد کی گئی ہے	کوٹری	۱۰ بجکر ۱۸ منٹ	رُدک	۱۰ بجکر ۵ منٹ
۵۲-ڈاؤن	جیکب آباد	۱۹ بجکر ۲۰ منٹ	لاڑکانہ	۲۳ بجکر ۵ منٹ
۱۷۷-اپ/۱۷۸ ڈاؤن نئی	کوٹری	۱۱ بجکر ۳۰ منٹ	روہڑی	۲۳ بجکر ۱۵ منٹ
۱۶۹-اپ/۱۷۰ ڈاؤن نئی	روہڑی	۴ بجے	کوٹری	۱۶ بجکر ۷ منٹ

بقیہ صفحہ نمبر ۶

۱۹۲ - ڈاؤن ٹرین نواز دا ہری - ڈبھا بولاری - براد آباد - ران پٹھانی اور پیری کے اسٹیشنوں پر ٹھہرے گی۔
مذکورہ بالا تبدیلیوں کی وجہ سے متروک جانے والی گاڑیاں جو کہ ٹائم ٹیبل کے صفحہ نمبر ۱، ۲ اور ۳ پر مشتہر کی گئی ہیں۔ اور مذکورہ بالا اوقات کے مطابق چل رہی ہیں۔ اور ان کی سواریاں لینے والی گاڑیاں اور وہ گاڑیاں جن کا نیچے ذکر کیا گیا ہے۔ یکم فروری ۱۹۴۲ء سے بند کر دی جائیں گی۔

گاڑی کا نمبر	از سٹیشن	تا سٹیشن	گاڑیوں کی کیفیت
۶۶-ڈاؤن/۶۳-اپ اور ۲۲۷/۲۲۶-ڈاؤن	ملتان چھاؤنی	راولپنڈی	پوسٹل کمپارٹمنٹ کے ساتھ درجہ سوم کا ڈبہ ہوگا
۲۲۲/۲۱۹-ڈاؤن/۲۱۹-اپ اور ۶۴-ڈاؤن/۵۹-اپ	راولپنڈی	ملتان چھاؤنی	″ ″ ″ ″ ″ ″
۴۴-ڈاؤن/۵۳-اپ/۵۲-ڈاؤن	ملتان چھاؤنی	کوٹڑی	″ ″ ″ ″ ″ ″
۱۷۳-اپ/۵۴-ڈاؤن/۴۳-اپ	کوٹڑی	ملتان چھاؤنی	″ ″ ″ ″ ″ ″
۳۵-اپ/۲۹۵-اپ	لاہور	جموں (توی)	اول - دوئم - درمیانہ اور تیسرا درجہ
۱۵۲-ڈاؤن/۴۴-ڈاؤن	جموں (توی)	لاہور	″ ″ ″
۲۹۶-ڈاؤن/۴-ڈاؤن میل	جموں (توی)	لاہور	تھرڈ کلاسس
۷-اپ/۹۲-ڈاؤن/۸۹/۹۲-ڈاؤن/۱۷۳-اپ	کراچی شہر	جیکب آباد	اول - دوم - درمیانہ اور تیسرا درجہ
۸۴-ڈاؤن/۸-ڈاؤن	جیکب آباد	کراچی شہر	

درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے متعلق متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کریں۔

جنرل منیجر

احباب کی خدمت میں

ہم متواتر ان احباب کی خدمت میں جن کا چندہ الفضل ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے (ایسے احباب کی فہرست الفضل مورخہ ۲۱-۲۲ جنوری ۱۹۴۲ء میں شائع ہو چکی ہے) گذارش کر رہے ہیں۔ کہ وہ بہت جلد چندہ ارسال فرما دیں۔ بعض احباب کا چندہ بذریعہ محاسب یا بذریعہ منی آرڈر پہنچ چکا ہے۔ جن اصحاب نے ابھی تک ادائیگی نہیں فرمائی۔ ان کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے۔ کہ وہ براہ کرم ۸ فروری ۱۹۴۲ء تک چندہ دفتر میں ارسال فرما دیں۔ "الفضل" اس وقت احباب کی خاص توجہات کا محتاج ہے۔ کاغذ اور دیگر سامان کی شدید گرانی نے سخت مشکلات پیدا کر رکھی ہیں۔ ان حالات میں ہم احباب سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ایک ہی قومی روزنامہ سے ہر ممکن تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

نیازمند منیجر الفضل

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان ضلع گورداسپور کو یاد رکھیئے

اس دواخانہ سے علاوہ خاص اکسیروں اور تریاقوں کے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے تمام نسخہ جات اور پرانے اطباء کے مشہور نسخہ جات تیار شدہ ملتے ہیں۔ اور تیار کرائے جا سکتے ہیں۔

ہمدردِ نسواں اٹھرا کا بے خطا علاج ہے قیمت فی تولہ ۴؍

اٹھرا کی گولیاں

حمل گر جاتا ہو۔ بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ پیدا ہو کر اٹھارہ برس کی عمر تک داغ مفارقت دے جاتے ہوں۔ اکثر لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں۔ اس کے لئے اٹھرا کی گولیاں تریاق ثابت ہو چکی ہیں۔ ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک گیارہ تولے قیمت فی تولہ ۴؍۔ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصول ڈاک۔ نصف خوراک منگوانے والے کو محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ:- محمد عبداللہ جان عطاء الرحمٰن دواخانہ محافظ صحت قادیان

فائدہ اٹھائیے

اکثر دوست لبوب کبیر اور حب جواہرات عنبری ایام جلسہ سالانہ کی ایک چوتھائی رعایت پر ہی منگوا رہے ہیں۔ چونکہ ہماری رعایت سب دوستوں کیلئے برابر ہوتی ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صرف یہ دو نایاب تحفے یعنی لبوب کبیر اور حب جواہرات عنبری ۲۵ فروری تک ۲۵ فیصدی رعایت پر ملیں گے۔
رعایتی قیمت لبوب کبیر درجہ اول (دس تولہ شیشی) تین روپے بارہ آنہ درجہ دوم ایک روپیہ چودہ آنے + حب جواہرات عنبری (۴۰ گولی) رعایتی قیمت تین روپے بارہ آنے

ملنے کا پتہ: ویدک یونانی دواخانہ قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن۔ ۳۱ جنوری۔ سنگاپور کی برطانی فوجوں کے کمانڈر جنرل پاؤنل نے ایک اعلان میں واضح کیا ہے کہ ملایا کی جنگ ختم ہوگئی۔ اور سنگاپور کی لڑائی شروع ہوگئی ہے۔ جوہور اور سنگاپور کے درمیانی پل کو اڑا دیا گیا ہے۔ اور برطانی فوج جوہور کے جنوبی علاقہ سے نکل کر سنگاپور پہنچ گئی ہے۔ برطانی بحری اور فضائی فوج نے واپسی میں مدد دی۔ جنرل افسر کمانڈنگ متعینہ ملایا نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ دو ماہ سے ہماری افواج دشمن سے جنگ کر رہی تھیں۔ دشمن کی فضائی طاقت بہت زیادہ تھی۔ اور اس کو سمندر میں نقل و حرکت کی بڑی سہولت حاصل تھی۔ ہماری فوج کے سامنے دو مقاصد تھے۔ اوّل دشمن کو نقصان پہنچانا۔ دوسرے مشرق بعید میں اتحادی افواج کے جمع ہونے تک اس کو روکے رکھنا۔ آج ہم اپنے جزیرہ کے قلعہ میں محصور ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ مزید کمک پہنچنے تک دشمن کو روکے رکھیں۔ اس فرض کی بجا آوری کے لئے ہم سنگاپور میں ہر ایک مرد و عورت کا تعاون چاہتے ہیں۔ دشمن جزیرہ پر قدم رکھے تو فوراً اس کا قلع قمع کر دیا جائے۔ اب فضول باتوں اور افواہوں پر کان دھرنے کا وقت نہیں۔ بلکہ ہر ایک کا فرض واضح ہے۔

ملبورن۔ ۳۱ جنوری۔ ہندرلینڈ ایسٹ انڈیز میں جاپانی جزیرہ ایمبون پر فوج اتارنے والے ہیں۔ آسٹریلیا کے وزیر فضائی نے اعلان کیا ہے کہ دیکھ بھال کرنے والے طیاروں نے جمعہ کے روز جزیرہ ایمبون کے پاس جاپانی جہازوں کا ایک قافلہ دیکھا۔ آج صبح جاپانی طیاروں نے ایمبون کے فضائی اڈہ پر بمباری کی۔ توقع کی جاتی ہے کہ آج کسی وقت جاپانی اس جزیرہ میں اپنی فوج اتار دیں گے۔

بمبئی۔ ۳۱ جنوری۔ رنگون ریڈیو کا بیان ہے کہ کل جاپانی فوج نے چاروں طرف سے مولمین پر جو رنگون سے ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے ہلہ بول دیا۔ پہلے حملہ کو تو ناکام بنا دیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں مولمین کی مٹھی بھر فوج کو حالات بحال رکھنے کے لئے جوابی حملہ کرنا پڑا۔ جنگ دن بھر جاری رہی۔ اور جاپانیوں کو سخت نقصانات اٹھانے پڑے۔ اس کے بعد ہماری فوج دریائے سالوین کے کنارے نئے مورچوں کی طرف واپس لوٹ آئی۔ واپسی سے پہلے مولمین سے ہر قسم کے ذخائر نکال لئے گئے تھے۔

لاہور۔ ۳۱ جنوری۔ بکری ٹیکس ایکٹ کے متعلق قواعد جن کی وجہ سے صوبہ بھر میں ۲۳ روز سے ہڑتال جاری ہے۔ پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے پہلے دن یعنی ۹ فروری کو اسمبلی کی میز پر رکھے جائیں گے۔ اگر کسی ممبر نے قواعد میں ترمیم کا نوٹس دیا۔ تو ان پر بحث کیجائیگی۔

لاہور۔ ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کو لفٹنٹ کرنل بنا دیا گیا ہے۔

نئی دہلی۔ ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ اپریل سے لے کر دسمبر ۱۹۴۱ء تک ہندوستان میں مختلف فوجی کاموں کے لئے ۴۷ ، ۹ اسپیشل گاڑیاں چلائی گئیں۔ یہ گاڑیاں زیادہ تر سامان رسد فوجیوں کی نقل و حرکت اور قیدیوں کے انتقال کے سلسلہ میں چلائی گئی تھیں

سٹاک ہالم۔ ۲۹ جنوری۔ سمولنسک جرمنوں کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔ یا چند روز تک نکل جائیگا۔ چنانچہ ایک سویڈش نامہ نگار نے برلین کے فوجی حلقوں کا یہ بیان پیش کرتے ہوئے کہا کہ سمولنسک کو ہٹلر نے کبھی اپنا ہیڈ کوارٹر نہیں بنایا۔ اس کی پُرزور تردید کی ہے اور کہا ہے کہ جب ہٹلر نے جرمن فوجوں کی کمان اپنے ہاتھوں میں لی تھی تو اُسوقت برلین سے اعلان کیا گیا تھا کہ ہٹلر بذریعہ ہوائی جہاز اپنے ہیڈ کوارٹر سمولنسک کو روانہ ہوگیا ہے۔ یہ اعلان چند ماہ قبل کیا گیا تھا۔ مگر اب یہ خبر آنے پر کہ رُوسی فوجوں کی پیشقدمی کیوجہ سے سمولنسک خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ اور ہٹلر نے اپنا ہیڈ کوارٹر منسک میں منتقل کر لیا ہے۔ برلین سے اعلان کیا گیا ہے کہ سمولنسک کو جرمن افواج کا ہیڈ کوارٹر کبھی نہیں بنایا گیا تھا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ سمولنسک پر روسیوں کا قبضہ ہوگیا ہے یا چند روز میں ہوجانیوالا ہے

برلن۔ ۳۰ جنوری۔ آج ہٹلر نے اپنے برسر اقتدار آنے کی نویں سالگرہ کے سلسلہ میں جرمنوں کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ آج ہم جس فتح کی خوشی منا رہے ہیں وہ ہمیں عطیہ کے طور پر نہیں ملی۔ یہ فتح سخت محنت اور قربانی کا نتیجہ ہے ہمیں بہت سی ناکامیاں بھی دیکھنی پڑی ہیں۔ لیکن ہم دیکھیں گے۔ کہ اس جنگ میں کون فتح مند ہوتا ہے آیا وہ ملک جس کے پاس ہارنے کے لئے تو کچھ نہیں۔ لیکن جیتنے کے لئے سب کچھ ہے۔ فتح مند ہوتا ہے۔ یا وہ ملک جس کے پاس ہارنے کے لئے سب کچھ ہے۔ لیکن جیتنے کے لئے کچھ نہیں۔ کامیاب ہوتا ہے۔ ہٹلر نے مزید کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں۔ جرمنی کو ۱۹۱۸ء کی طرح شکست نہیں ہوسکتی۔

رنگون۔ ۳۱ جنوری۔ ۲۳ دسمبر سے جاپانی ہوائی جہازوں نے رنگون پر ہوائی حملے شروع کئے ہیں۔ اس تاریخ سے لیکر اب تک ان حملوں میں جاپان کے ۵۲ ہوائی جہاز تباہ اور ۳۰۰ ہوا باز ہلاک ہو چکے ہیں۔

لنڈن۔ ۳۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ شمالی سماٹرا میں جو جرمن قیدی نظر بند تھے۔ اُنہیں جنگی رقبہ سے دُور رکھنے کی غرض سے ہندوستان بھیجا جا رہا ہے۔

رنگون۔ ۳۱ جنوری۔ نئے وزیر اعظم نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ان کی وزارت سابق وزیر اعظم یوسا کی گرفتاری کے متعلق تفاصیل حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

قاہرہ۔ ۳۱ جنوری۔ برٹش جنرل ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بن غازی کے قریب مورچوں پر قابض رہنے کے لئے دونوں طرف کی فوجوں میں ۴۸ گھنٹے زبردست لڑائی ہوتی رہی۔ لیکن اسکے باوجود دشمن بن غازی سے لوکرو کو جانے والی سڑک کے مورچوں پر قابض ہوگیا۔

پٹنہ۔ ۳۱ جنوری۔ بھاگلپور میں محرم پر فساد ہوگیا تھا۔ جس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد سات تک پہنچ گئی ہے۔ اگرچہ شہر کی صورتِ حالات ابھی تک مخدوش ہے۔ تاہم دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کے نفاذ کی وجہ سے حالات کے بہتر ہو جانے کی اُمید ہے۔ زخمیوں کی تعداد ۱۰۵ ہے۔

واشنگٹن۔ ۳۱ جنوری۔ پیراگوئے کی حکومت نے محوری طاقتوں سے اپنے تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔